احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L.

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعرات 28 اگست 2003ء 28 جمادی الثانی 1424 ہجری 28 ظہور 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 194

صابر کی عزت

حضرت ابوکبشہ انماریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

تین باتیں میں قسم کھا کر بیان کرتا ہوں انہیں اچھی طرح یاد رکھو۔ کسی بندے کا مال صدقہ کی وجہ سے کم نہیں ہوتا۔ جب کسی پر ظلم کیا جائے اور وہ اس پر صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت بڑھاتا ہے۔ اور جب کوئی شخص سوال کا دروازہ کھولتا ہے تو اللہ اس کیلئے فقر کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

(جامع ترمذی کتاب الزھد باب مثل الدنیا حدیث نمبر 2247)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

صادقوں کے لئے کیسی مشکلات اور مصائب کا سامنا ہوتا ہے اور کیسی مشکل گھڑیاں ان پر آتی ہیں مگر باوجود مشکلات کے ان کی قدر شناسی کا بھی ایک دن مقرر ہوتا ہے اس وقت ان کا صدق روز روشن کی طرح کھل جاتا ہے اور ایک دنیا ان کی طرف دوڑتی ہے۔

عبداللطیف کے لئے وہ دن جو اس کی سنگساری کا دن تھا کیسا مشکل تھا۔ وہ ایک میدان میں سنگساری کے لئے لایا گیا اور ایک خلقت اس تماشا کو دیکھ رہی تھی۔ مگر وہ دن اپنی جگہ کس قدر قدر و قیمت رکھتا ہے اگر اس کی باقی ساری زندگی ایک طرف ہو اور وہ دن ایک طرف، تو وہ دن قدر و قیمت میں بڑھ جاتا ہے زندگی کے یہ دن بہر حال گزر ہی جاتے ہیں اور اکثر بہائم کی زندگی کی طرح گزرتے ہیں۔ لیکن مبارک وہی دن ہے جو خدا تعالیٰ کی محبت اور وفا میں گزرے۔

فرض کرو کہ ایک شخص کے پاس لطیف اور عمدہ غذائیں کھانے کے لئے اور خوبصورت بیویاں اور عمدہ عمدہ سواریاں سوار ہونے کو رکھتا ہے۔ بہت سے نوکر چاکر ہر وقت خدمت کے لئے حاضر رہتے ہیں۔ مگر ان سب باتوں کا انجام کیا ہے؟ کیا یہ لذتیں اور آرام ہمیشہ کے لئے ہیں؟ ہر گز نہیں ان کا انجام آخر فنا ہے۔ مردانہ زندگی یہی ہے کہ اس زندگی پر فرشتے بھی تعجب کریں۔ وہ ایسے مقام پر کھڑا ہو کہ اس کی استقامت اخلاص اور وفاداری تعجب خیز ہو۔ خدا تعالیٰ نامرد کو نہیں چاہتا۔ اگر زمین و آسمان بھی ظاہری اعمال سے بھر دیں۔ لیکن ان اعمال میں وفا نہ ہو تو ان کی کچھ بھی قیمت نہیں۔ کتاب اللہ سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ جب تک انسان صادق اور وفادار نہیں ہوتا اس وقت تک اس کی نمازیں بھی جہنم ہی کو لے جانے والی ہوتی ہیں۔ جب تک پورا وفادار اور مخلص نہ ہو۔ ریاکاری کی جڑ اندر سے نہیں جاتی ہے لیکن جب پورا وفادار ہو جاتا ہے۔ اس وقت اخلاص اور صدق آتا ہے اور وہ زہریلا مادہ نفاق اور بزدلی کا جو پہلے پایا جاتا ہے دور ہو جاتا ہے۔

اب وقت تنگ ہے میں بار بار یہی نصیحت کرتا ہوں کہ کوئی جوان یہ بھروسہ نہ کرے کہ اٹھارہ یا انیس سال کی عمر ہے اور ابھی بہت وقت باقی ہے۔ تندرست اپنی تندرستی اور صحت پر ناز نہ کرے اسی طرح اور کوئی شخص جو عمدہ حالت رکھتا ہے وہ اپنی وجاہت پر بھروسہ نہ کرے۔ زمانہ انقلاب میں ہے، یہ آخری زمانہ ہے۔ اللہ تعالیٰ صادق اور کاذب کو آزمانا چاہتا ہے۔ اس وقت صدق و وفا کے دکھانے کا وقت ہے اور آخری موقعہ دیا گیا ہے۔ یہ وقت پھر ہاتھ نہ آئے گا۔ یہ وہ وقت ہے کہ تمام نبیوں کی پیشگوئیاں یہاں آ کر ختم ہو جاتی ہیں اس لئے صدق اور خدمت کا یہ آخری موقع ہے جو نوع انسان کو دیا گیا ہے۔ اب اس کے بعد کوئی موقع نہ ہوگا۔ بڑا ہی بد قسمت وہ ہے جو اس موقع کو کھو دے۔

نرا زبان سے بیعت کا اقرار کرنا کچھ چیز نہیں ہے بلکہ کوشش کرو اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگو کہ وہ تمہیں صادق بنا وے۔ اس میں کاہلی اور سستی سے کام نہ لو بلکہ مستعد ہو جاؤ۔ اور اس تعلیم پر جو میں پیش کر چکا ہوں۔ عمل کرنے کے لئے کوشش کرو اور اس راہ پر چلو جو میں نے پیش کی ہے۔ عبداللطیف کے نمونہ کو ہمیشہ مد نظر رکھو کہ اس سے کس طرح پر صادقوں اور وفاداروں کی علامتیں ظاہر ہوئی ہیں۔ یہ نمونہ خدا تعالیٰ نے تمہارے لئے پیش کیا ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص 516)

عطیات برائے امداد طلباء

جماعت احمدیہ کو خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ اعزاز حاصل ہے کہ زندگی کے ہر شعبہ میں دین حق کے صحیح راستوں پر گامزن رہ کر خدا تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کو حاصل کرتی رہتی ہے۔ اور یہ دولت اور نعمت خدا تعالیٰ نے اس جماعت میں نظام خلافت کو جاری فرما کر ہمیں عطا فرمائی ہے۔ قرآن کریم اور آنحضرتؐ کا فرمان ہے ہر مرد و عورت کیلئے علم کا حصول لازمی ہے۔

جماعت احمدیہ کو خدا تعالیٰ نے یہ توفیق عطا کر رکھی ہے کہ وہ پڑھے لکھے افراد کی جماعت شمار ہوتی ہے۔ ہماری جماعت میں کم ہی کوئی ایسا شخص ملتا ہے جو زیور تعلیم سے آراستہ نہ ہو اس میں جہاں جماعت احمدیہ کے افراد کی ذاتی کوشش اور مذکورہ بالا فرمان پر عمل پیرا ہونا ہے۔ وہاں جماعت کی انتظامیہ کو بھی خدا تعالیٰ نے

باقی صفحہ 7 پر

شوگر کے معائنہ کا فری کیمپ

ذیابیطس کے مریضوں کیلئے شوگر چیک کروانے کیلئے مورخہ 29۔ اگست 2003ء بروز جمعہ خدام الاحمدیہ پاکستان کے بلڈ بینک اینڈ پیتھالوجی لیب میں ایک فری کیمپ صبح 6 تا 12 بجے اور شام 6 تا 8 بجے تک لگایا جا رہا ہے۔ ذیابیطس کے مریض اس کیمپ سے فائدہ اٹھائیں

(انچارج بلڈ بینک)

گلشن احمد نرسری کی سہولیات

حضور انور کے ارشاد کے مطابق اپنے گھر میں کم از کم 3 پھل دار پودے ضرور لگائیں۔ مختلف پھلدار پودے مثلاً انار، امرود، انگور، خوبانی اور بیری سندھی وغیرہ دستیاب ہیں۔ اپنے گھروں کو سرسبز و شاداب بنائیں سایہ دار، پھولدار خوبصورت پودے، بیلیں اور باڑیں موجود ہیں۔ گھاس لگوانے اور اس کی کٹائی، پودوں پر سپرے کروانے کے لئے تجربہ کار مالی کی زیر نگرانی اپنا کام کروائیں۔ تازہ پھولوں کے ہار، گجرے وغیرہ اور خوشبودار ٹیوب روز اسٹک خریدنے کے لئے تشریف لائیں۔

(گلشن احمد نرسری ربوہ فون نمبر 213306-215208)

تاریخ احمدیت منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

2000ء ③

21 تا 23 اپریل جماعت احمدیہ کینیا کا 23واں جلسہ سالانہ 175 جماعتوں سے 1100 افراد کی شرکت۔

22 تا 24 اپریل جماعت آسٹریلیا کا 16واں جلسہ سالانہ۔ حاضری 600

24 اپریل جماعت جرمنی نے دروازہ کھلا رکھنے کا دن منایا یعنی جرمنی بھر کی بیوت الذکر اور مراکز عام لوگوں کے لئے پورا دن کھلے رہے۔

28 اپریل غانا میں دو بیوت الذکر کا افتتاح۔

28 اپریل تا 5 مئی تنزانیہ میں نومبائعین کی دوسری سالانہ تربیتی کلاس 45 جماعتوں کے 250 نمائندگان کی شرکت۔

29 اپریل تنزانیہ میں دوسرا ایک روزہ انٹرنیشنل تربیتی سیمینار منعقد ہوا۔

29 اپریل غانا میں دعوت الی اللہ سنٹر کا افتتاح۔

کیم تا 15 مئی خدام الاحمدیہ پاکستان کی 44ویں سالانہ تربیتی کلاس۔

5 تا 7 مئی اطفال الاحمدیہ جرمنی کی پہلی سپورٹس ریلی۔

5 تا 13 مئی جماعت کمبوڈیا کی دوسری تربیتی کلاس۔

21,20 مئی مجلس انصار اللہ جرمنی کا بیسواں سالانہ اجتماع۔

24 مئی ریپبلک آف آئرلینڈ میں احمدیت کی اشاعت کے لئے لندن سے ایک وفد پہنچا۔

26 تا 28 مئی جماعت جرمنی کی 19ویں مجلس شوریٰ۔

26 تا 28 مئی خدام الاحمدیہ فرانس کا 13واں سالانہ اجتماع۔

مئی سو بیوت الذکر سکیم کے تحت گنی بساؤ میں پہلی بیت الذکر کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ اس کا افتتاح فروری 2001ء میں ہوا۔

3,2 جون جماعت احمدیہ برطانیہ کی 21ویں مجلس مشاورت۔

2 تا 4 جون جلسہ سالانہ بیلجیم۔ حضور کے خطابات۔

3 جون فیرو آئی لینڈ میں جماعت احمدیہ کی باقاعدہ دعوت الی اللہ کے لئے لندن سے وفد روانہ ہوا۔

5 جون جرمنی میں سو بیوت الذکر سکیم کے تحت حضور نے پہلی بیت الذکر کا معائنہ فرمایا۔

8 جون چوہدری عبداللطیف صاحب اٹھوال کو چک بہوڑو شیخوپورہ میں شہید کر دیا گیا۔

15 تا 18 جون جرمنی کے عالمی کتب میلہ میں جماعت احمدیہ کا سٹال لگایا گیا۔

16 تا 18 جون لجنہ جرمنی کا 24واں سالانہ اجتماع۔

18,17 جون سری لنکا کا سالانہ جلسہ کل حاضری 748۔

18 جون لجنہ اماء اللہ کینیڈا نے مینا بازار لگایا جس کی آمد 1,12,381 ڈالر ایک بیت الذکر فنڈ میں دے دیئے گئے۔

19 جون تا 11 جولائی حضور کا دورہ انڈونیشیا۔

وہی اللہ ہے

"بیس ارب سال پہلے، جب زماں تھا نہ مکاں، اچانک ایک حادثہ ہوا اور ہماری کائنات وجود میں آ گئی۔ ایک سو کروڑ کہکشائیں، ہر کہکشاں میں ایک ارب سے زیادہ ستارے۔ 180000 میل کی رفتار سے سفر کرتی روشنی کو اربوں سال میں دوسرا کنارہ نہ ملے۔ ایک شاندار متوازن اور مرتب نظام کہ سب ستارے اور سب سیارے اپنے محور میں معروف عمل، زماں ومکاں کی قیود میں اور زماں ومکان کی قیود سے بالا بھی وہی سائنسی قوانین.......... کیا کروڑوں، اربوں اور کھربوں سیاروں اور ستاروں کا یہ نظام خود بخود وجود میں آیا۔ کوئی ہاتھ نہیں؟ کوئی کنٹرول کرنے والا نہیں۔

پانچ ارب سال سے سورج 600 میل فی سیکنڈ کی رفتار سے گامزن ہے۔ اس کے ساتھ 9 سیارے، 27 چاند اور لاکھوں میٹرائٹ کا قافلہ اسی رفتار سے محو سفر۔ 370000 میل کی دوری سے چاند سمندروں کے پانیوں کو دوبار اچھالتا ہے کہ سمندری مخلوق کو آکسیجن مل سکے اور پانی صاف ہوتا رہے۔ تین ارب سال میں پانی میں نمک کم ہوا نہ زیادہ کہ حیات باقی رہے۔

نومولود بچے کو کس نے سکھایا کہ ماں کے لئے روئے؟ چوزے انڈے سے نکلتے ہی چل کیسے پڑتے ہیں۔ پرندوں کو کس نے بتایا کہ چونچوں میں خوراک لا کر کھلائیں۔ شہد کی مکھی کیسے جانتی ہے کہ کون سا پھول زہریلا ہے، ایک لائق انجینئر کی طرح موم کو شہد سے جدا کرنے .... اس کا گھر ایسا کہ بڑے سے بڑا آرکیٹیکٹ عش عش کر اٹھے۔ مکڑا لعاب سے ایسا جال بنتا ہے کہ ٹیکسٹائل انجینئر آج تک بنا نہیں سکے۔

زمین دائم 67.50 ڈگری پر جھکی رہتی ہے کہ موسم بدلتے رہیں اور پیداوار کی نوعیت بھی۔ دھرتی کے اوپر شمالاً جنوباً ایک طاقتور مقناطیسی نظام جو بادلوں میں بجلیوں کی کڑک پیدا کرتا ہے کہ نائٹرس آکسائیڈ پودوں کیلئے کھاد بن جائے۔ بحری جہاز اس کی مدد سے راستوں کا سراغ پائیں اور مہلک شعاعیں اس سے ٹکرا کر پلٹ جائیں۔

کیا یہ سب کچھ خود بخود درونما ہو گیا؟

ستاروں کے ریڈیائی ذرے بادلوں کے بخارات کو پانی بناتے اور خشک میدانوں کو سیراب کرتے ہیں۔ ہمارے پنکریے خون میں شکر کی مقدار بڑھنے نہیں دیتے۔ ہمارے گردے مفید کو رکھ لیتے اور فاضل کو پھینک دیتے ہیں۔ معدہ غذا میں سے صرف زندگی بخش اثرات چنتا ہے۔ مضبوط ہڈیوں کے درمیان پانی میں تیرتا انسانی دماغ کہ کوئی اعلیٰ سے اعلیٰ کمپیوٹر کبھی اس جیسی استعداد حاصل نہ کر سکے گا۔ انسانی جمجمہ میں ہماری تقدیریں لکھی ہیں۔ ہماری ساری عمر کا حساب کیسی عجیب بات ہے کہ خردبین سے بمشکل نظر آنے والا سیل آدمی بن جاتا ہے اور پھر اپنے خالق پر شبہ کرتا اور اپنی دانائی کا ڈھول پیٹتا ہے۔ ہونٹ، تالو اور زبان کے اجزاء سینکڑوں انداز کی حرکت سے کس طرح ان گنت الفاظ بناتے اور آوازیں تخلیق کرتے ہیں۔ ہزاروں زبانیں، لاکھوں، کروڑوں لہجے۔

توازن ایسا ہے کہ معمولی خلل سے کائنات فنا ہو جائے۔ کشش ثقل ذرا سی زیادہ ہوتی تو زندگی عنقا ہو جاتی اور اگر ذرا سی کم تو فضا دائم دھوئیں سے لبریز رہتی۔ چاند 27.25 دن میں اپنے محور پہ ایک پورا چکر کاٹتا ہے۔ سورج گیارہ سال بعد تاؤ میں آتا ہے۔ زمین 29 گھنٹے میں محور پر گھومتی اور پورے سال میں اصلی حالت میں لوٹتی ہے۔

کیا یہ عظیم الشان پروگرام محض ایک حادثہ ہے؟

700 میل کی بلندی پر زمین کو اوزون گیس کا غلاف کسی نے اوڑھا دیا کہ طاقتور الٹرا شعاعوں کو روک کر زندگی کی حفاظت کرے؟ سینکڑوں میل اوپر ہوائی نمدے کی تشکیل کیوں ہے کہ شہاب ثاقب جل جائیں اور موسم مسلسل بدلتے رہیں۔ کیا یہ بھی محض حادثہ ہے کہ اربوں انسانوں میں سے کسی دو کی انگلیوں کے نشان ایک جیسے نہیں؟ تسلیم کر دیا نہ کر و مگر کائنات کا ذرہ ذرہ پکارتا ہے کوئی بنانے والا ہے، کوئی چلانے والا ہے، کوئی سنبھالنے والا ہے۔ **وہی اللہ ہے**۔"

(روزنامہ جنگ 17 مئی 2003ء)

تحریک جدید الٰہی تحریک ہے

حضرت مصلح موعود نے فرمایا:-

"میرے ذہن میں یہ تحریک بالکل نہیں تھی اچانک میرے دل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ تحریک نازل ہوئی- پس بغیر اس کے کہ میں کسی قسم کی غلط بیانی کا ارتکاب کروں میں کہہ سکتا ہوں کہ وہ تحریک جدید جو خدا نے جاری کی میرے ذہن میں یہ تحریک پہلے نہیں تھی- میں بالکل خالی الذہن تھا- بے شک اللہ تعالیٰ نے یہ سکیم میرے دل پر نازل کی اور میں نے اسے جماعت کے سامنے پیش کر دیا- پس یہ میری تحریک نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے-"

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

دین کی بنیاد پاکیزگی اور نظافت پر رکھی گئی ہے

صفائی ایمان کا حصہ ہے

صفائی کے مختلف پہلو اور ان کی حکمتوں پر ایک نظر

عبدالسمیع خان ایڈیٹر الفضل

قسط اوّل

دین حق نے صفائی کے متعلق جو تعلیم دی ہے وہ دوسرے تمام مذاہب، تہذیبوں اور نظاموں کے مقابل پر سب سے اعلیٰ اور ارفع اور جامع ہے۔ اور دوسرے مضامین کی طرح اس مضمون کو بھی کمال تک پہنچادیا ہے۔

قرآن کریم جس خدا کا تصور پیش کرتا ہے وہ تمام صفات سے متصف اور تمام رذائل سے منزہ ہے۔ اسکی صفات السبوح اور القدوس خاص طور پر خداتعالیٰ کے تمام عیبوں سے پاک اور ہر ناپاک چیز سے دور ہونے پر دلالت کرتی ہیں اور دین اپنے متبعین سے یہ توقع کرتا ہے کہ وہ خداتعالیٰ کی ان صفات کے بھی مظہر بنتے ہوئے اس کا قرب حاصل کریں۔

جسم اور روح کا تعلق

صفائی کے متعلق دین یہ بنیادی اصول پیش کرتا ہے کہ جسم اور روح کا آپس میں گہرا تعلق ہے اور دونوں کی کیفیات ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ دونوں طرح سے پاکیزگی اور طہارت کو اختیار کیا جائے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود اس ضمن میں فرماتے ہیں:-

"قرآن مجید میں جو آیا ہے والرجز فاھجر یعنی ہر ایک قسم کی پلیدی سے پرہیز کرو ہجر دور چلے جانے کو کہتے ہیں اس سے یہ معلوم ہوا کہ روحانی پاکیزگی چاہنے والوں کے لئے ظاہری پاکیزگی اور صفائی بھی ضروری ہے۔ کیونکہ ایک قوت کا اثر دوسری پر اور ایک پہلو کا اثر دوسرے پہلو پر ہوتا ہے۔ دو حالتیں ہیں۔ جو باطنی حالت تقویٰ اور طہارت پر قائم ہونا چاہتے ہیں وہ ظاہری پاکیزگی بھی چاہتے ہیں۔ ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطھرین یعنی جو باطنی اور ظاہری پاکیزگی کے طالب ہیں میں ان کو دوست رکھتا ہوں۔ ظاہری پاکیزگی باطنی طہارت کی ممد اور معاون ہے اگر انسان اس کو چھوڑ دے اور پاخانہ پھر کر بھی طہارت نہ کرے تو اندرونی پاکیزگی اس کے قریب بھی نہ پھٹکے۔"

(الانذار ص7)

پھر فرماتے ہیں:-

خدا توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور ان کو بھی دوست رکھتا ہے جو جسمانی طہارت کے پابند رہتے ہیں۔ سو توابین کے لفظ سے خداتعالیٰ نے باطنی پاکیزگی اور طہارت کی طرف توجہ دلائی اور متطھرین کے لفظ سے ظاہری طہارت اور پاکیزگی کی ترغیب دی"۔

(ایام الصلح۔ روحانی خزائن جلد 14 ص336)

اس مضمون پر مزید روشنی ڈالتے ہوئے حضور ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں:-

"وبا کی ایک زہریلی ہوا کس قدر جلدی سے جسم میں اثر کرکے پھر دل میں اثر کرتی ہے۔ اور دیکھتے دیکھتے وہ اندرونی سلسلہ جس کے ساتھ تمام نظام اخلاق کا ہے درہم برہم ہونے لگتا ہے۔ یہاں تک کہ انسان دیوانہ سا ہو کر چند منٹ میں گزر جاتا ہے۔ غرض جسمانی صدمات بھی عجیب نظارہ دکھاتے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ روح اور جسم کا ایک ایسا تعلق ہے کہ اس راز کو کھولنا انسان کا کام نہیں .... روح کی ماں جسم ہی ہے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔ روحانی خزائن جلد 10 ص321)

جسمانی صفائی کی اہمیت

یہ بات تسلیم کر لینے کے بعد کہ جسم ہماری روح کے لئے بمنزلہ مکان کے ہے یہ سمجھنا بہت آسان ہو جاتا ہے کہ جسمانی صحت اور صفائی کا روح اور ذہن کی صفائی سے گہرا تعلق ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دین جو روحانی بلندیوں کی معراج تک پہنچانے کا دعویٰ کرتا ہے ظاہری صفائی پر بھی اسی شدت سے زور دیتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صفائی کو ایمان کا حصہ قرار دیا ہے۔ فرمایا:-

الطھور شطر الایمان

(صحیح مسلم کتاب الطھارۃ باب فضل الوضوء حدیث نمبر 328)

یعنی صفائی نصف ایمان ہے۔ ایک حدیث میں ہے۔

بنی الدین علی النظافۃ

(الشفاء عیاض جلد اول ص39)

کہ دین کی بنیاد ہی پاکیزگی پر رکھی گئی ہے۔ ایک اور حدیث میں اس کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ان اللہ طیب یحب الطیب نظیف یحب النظافۃ

یعنی اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاکیزگی کو پسند کرتا ہے۔ صاف یعنی عیوب سے منزہ ہے اور صفائی کو پسند کرتا ہے۔

(جامع ترمذی کتاب الادب باب النظافۃ حدیث 2733)

فطرتی تعلیم

ان اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے قرآن وحدیث میں ظاہری صفائی کے متعلق بڑے تفصیلی احکامات دیئے گئے ہیں جن کا تعلق انسان کی ذات سے بھی ہے اور معاشرے سے بھی فرد سے بھی ہے اور قوم سے بھی اور بڑی باریک بینی کے ساتھ ہر گوشے پر نظر کرکے ایک جامع تعلیم دی گئی ہے اور اس کو عبادت کا حصہ بنا دیا گیا ہے۔ اس کا رابطہ فطرت سے جوڑا گیا ہے تاکہ اس پر عمل کرنے کے لئے انسان کے دل میں بشاشت پیدا ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"الفطرۃ خمس الختان، والاستحداد ونتف الابط وقص الشارب وتقلیم والاظفار"

(بخاری کتاب اللباس باب قص الشارب حدیث نمبر 5439)

یعنی پانچ چیزیں فطرت انسانی میں شامل ہیں۔ ختنہ کروانا۔ زیرناف بال اتارنا۔ بغلیں صاف کرنا۔ مونچھیں کاٹنا اور ناخن کاٹنا۔

ختنہ تو سنت ابراہیمی ہے اور جدید سائنس نے اس کے بہت سے فوائد ثابت کر دیئے ہیں۔

ختنہ کے فوائد

امریکہ میں جدید تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ ختنہ گردے اور پیشاب کی بیماریوں کی روک تھام میں مفید ہے۔ ایک مطالعے کے مطابق غیر ختنہ شدہ افراد پیشاب کی بیماریوں میں گیارہ گنا زیادہ مبتلا ہوئے ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ ختنہ بہت عظیم فوائد اور مصالح کا موجب ہے۔ (اردو ڈائجسٹ مئی 90ء)

ان ممالک میں جہاں ختنہ کا رواج نہیں ہے۔ ریموسز اور پیرا ریموسز جیسی بیماریاں پائی جاتی ہیں۔ ان بیماریوں میں عضو کے اگلے حصے کی فالتو جلد انفیکشن کی وجہ سے جھڑ جاتی ہے۔ اس طرح سے پیشاب کا اخراج بند ہو جاتا ہے۔ یوں مختلف قسم کی پیشاب کی بیماریاں آدمی کو آن گھیرتی ہیں۔

(نوائے وقت میگزین 13 جولائی 90 ص5)

دیگر امور بھی ایسے ہیں جن کو انفرادی صفائی کی بنیاد کہا جاسکتا ہے۔

وضو

حاجات ضروریہ کے بعد پانی سے طہارت کا حکم ہے۔

(ترمذی کتاب الطھارۃ باب استنجاء بالماء حدیث نمبر 19)

دین میں پانچ نمازیں فرض ہیں اور ان سے پہلے وضو لازمی قرار دیا گیا ہے۔ حدیث میں ہے۔

لاتقبل صلوٰۃ بغیر طھور

(ترمذی کتاب الطھارۃ باب لاتقبل صلوٰۃ بغیر طھور حدیث 1)

یعنی وضو کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

اسی طرح فرمایا:

مفتاح الصلوٰۃ الطھور

یعنی نماز کی کنجی وضو ہے۔

(ترمذی کتاب الطھارۃ باب ان مفتاح الصلوٰۃ طھور حدیث نمبر 3)

وضو کا طریق

نماز کی کنجی وضو ہے۔ سورۃ مائدہ میں وضو کا طریق بھی بتایا گیا ہے۔

ترجمہ:- اے ایماندارو جب تم نماز کے لئے اٹھو تو اپنے منہ اور کہنیوں تک اپنے ہاتھ بھی دھولیا کرو اور اپنے سروں کا مسح کیا کرو۔ اور ٹخنوں تک اپنے پاؤں بھی دھولیا کرو۔ اور اگر تم جنبی ہو تو نہالیا کرو۔ اور اگر تم بیمار ہو یا سفر کی حالت میں ہو اور تم جنبی ہو یا تم میں سے کوئی شخص جائے ضرورت سے آئے اور تم نے عورتوں سے مباشرت بھی کی ہو اور تمہیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی کا قصد کرو اور اس سے کچھ مٹی لے کر اپنے مونہوں اور ہاتھوں کو ملو۔ اللہ تم پر کسی قسم کی تنگی نہیں چاہتا۔ ہاں وہ تم کو پاک کرنا اور تم پر اپنا احسان کرنا چاہتا ہے۔ تاکہ تم شکر کرو۔ (المائدہ آیت 7)

مزید غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف وضو کا حکم نہیں بلکہ اسباغ وضو کا حکم ہے یعنی عمدگی سے وضو کرنا۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رباط یعنی اللہ تعالیٰ سے سچا تعلق قائم کرنے اور شیطان سے

سرحدوں کی حفاظت کرنے کے طریقے یہ ہیں۔
(1) اسباغ الوضو، علی المکارہ
طبیعت کی ناپسندیدگی اور روکوں کے باوجود اچھی طرح وضو کرنا۔
(2) مسجد کی طرف کثرت سے جانا۔
(3) ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔
(ترمذی کتاب الطہارہ باب اسباغ الوضوء حدیث نمبر 47)

ایک موقعہ پر صحابہؓ نماز کے لئے جلدی جلدی وضو کر رہے تھے اور بعض اعضاء اچھی طرح نہیں دھوئے گئے تو حضورؐ نے بلند آواز سے فرمایا:
ویل للاعقاب من النار
(بخاری کتاب العلم باب من رفع صوته بالعلم حدیث نمبر 58)
یعنی وہ ایڑیاں جو عمدگی سے نہیں دھوئی گئیں ان کے لئے ہلاکت کی خبر ہے۔

پس جتنی کثرت سے نمازیں پڑھی جائیں گی اسی کثرت سے لوگ وضو کریں گے اور جتنی جتنی روحانی پاکیزگی بڑھتی جائے گی اسی نسبت سے جسمانی صفائی کا معیار بڑھتا چلا جائے گا کیونکہ یہ دونوں ایک دوسرے سے گہری مناسبت رکھتے ہیں۔

صحابہؓ رسول کا عمل

چنانچہ صحابہ بڑی توجہ سے وضو کا اہتمام کرتے تھے اور بعض صحابہ تو ہمیشہ باوضو رہتے تھے۔ حضرت عدی بن حاتم کا قول ہے۔
کہ جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے میں ہر نماز کے وقت وضو کی حالت میں تھا۔ (اصابہ)

حضرت بلال فرماتے ہیں کہ جس وقت بھی میرا وضو ٹوٹتا ہے فوراً وضو کر لیتا ہوں۔
(مستدرک حاکم کتاب معرفہ الصحابہ باب المؤذنون اطول الناس جلد 3 ص 385)

حضرت مسیح موعود بھی عام طور پر ہر وقت باوضو رہتے تھے۔ جب بھی رفع حاجت سے فارغ ہو کر آتے تھے وضو کر لیتے تھے سوائے اس کے کہ کسی بیماری یا کسی اور وجہ سے رک جاویں۔
(سیرۃ المہدی جلد اول ص 2)

کھانے سے پہلے اور بعد ہاتھ دھونے اور کلی وغیرہ کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ اور اس عمل کو بھی وضو سے تعبیر کیا گیا ہے۔ حضرت سلمان فارسیؓ کہتے ہیں کہ میں نے تورات میں پڑھا کہ کھانے کی برکت حاصل کرنے کا ایک طریق یہ بھی ہے کہ اس کے بعد ہاتھ دھوئے جائیں۔ میں نے اس بات کا ذکر حضورؐ سے کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ کھانے کی برکت تو اس میں ہے کہ اس سے پہلے بھی اور بعد بھی ہاتھ وغیرہ دھوئے جائیں۔
(شمائل ترمذی باب فی صفۃ وضوء رسول اللہ)

منہ کی صفائی

وضو ایک چھوٹا غسل ہے جو جسم کے ان تمام حصوں کو صاف کرتا ہے جو کھلے رہتے ہیں۔ اس میں ہاتھ، منہ، بازو اور پاؤں دھوئے جاتے ہیں اور پھر ان میں سے منہ اور دانتوں کی صفائی پر غیر معمولی زور دیا گیا ہے۔ دانتوں کی صفائی کے بارے میں تو رسول اللہؐ کا ارشاد ہے۔
یعنی مسواک کرنا منہ کی پاکیزگی اور اللہ تعالیٰ کی رضا کا موجب ہے۔
(سنن نسائی کتاب الطہارۃ باب الترغیب فی السواک حدیث نمبر 5)

پھر فرمایا:-
اگر یہ امر میری امت کے لئے گراں نہ ہوتا تو ہر نماز سے پہلے مسواک کرنے کا حکم دیتا۔
(بخاری کتاب الجمعۃ باب السواک یوم الجمعۃ حدیث نمبر 838)

پھر فرمایا:
مسواک کرنا لازم پکڑو۔ مسواک کیا ہی اچھی چیز ہے۔ وہ دانتوں کی زردی کو دور کرتا اور بلغم کو اکھیڑ پھینکتا ہے اور آنکھوں کو روشن کرتا اور مسوڑھوں کو مضبوط بناتا ہے اور بدبو کو دور کرتا ہے اور مصلح معدہ اور باعث اضافہ درجات جنت اور موجب تعریف ملائکہ ہے اور خدا کو راضی کرنے اور شیطان کو ناراض کرنے کا ذریعہ ہے۔ (الفیض القدیر جلد 4 ص 340)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود مسواک کے سختی سے پابند تھے۔ وضو کے وقت بھی مسواک کرتے اور رات کو جب تہجد کے لئے اٹھتے تب بھی مسواک سے دانت ضرور صاف کرتے۔
(بخاری کتاب الجمعۃ باب السواک یوم الجمعۃ حدیث نمبر 840)

آپ کی زندگی کے آخری لمحات میں بھی آپ کو مسواک کا خیال تھا۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضورؐ کی وفات سے کچھ دیر قبل میرا بھائی عبدالرحمان میرے حجرے میں داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں مسواک تھی۔ میں نے اپنے سینے کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سہارا دیا ہوا تھا میری نظر حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑی میں نے دیکھا کہ آپؐ عبدالرحمان کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ مجھے خیال آیا کہ حضورؐ کو مسواک کرنا بہت پسند تھا اور صحت کے زمانے میں اس کا بہت اہتمام کرتے تھے جب کہ بیماری میں ایسا نہ کر سکتے تھے۔ شاید اس وقت مسواک کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ''عبدالرحمان سے مسواک لے کر آپ کو دوں؟'' میرے سوال پر حضورؐ نے سر سے اشارہ کیا ہاں۔ اس پر میں نے عبدالرحمان سے مسواک لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسواک منہ میں رکھی لیکن ضعف بہت تھا۔ دانتوں سے چبانے کی طاقت نہ تھی۔ میں نے پوچھا۔ ''میں مسواک آپؐ کے لئے اپنے دانتوں سے چبا کر نرم کر دوں؟'' آپؐ نے سر سے اشارہ کیا کہ ہاں۔ پھر میں نے حضورؐ سے مسواک پکڑی اور اس کو اپنے دانتوں میں خوب چبا کر آپؐ کے لئے بالکل نرم اور ملائم کر دیا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے دانتوں پر اچھی طرح پھیرا۔
(بخاری کتاب المغازی باب مرض النبی ووفاته حدیث نمبر 4084)

بعض صحابہ رضوان اللہ علیہم اس بات پر اتنی سختی سے عمل کرتے تھے کہ کاتبوں کی طرح ان کے کان پر ہمیشہ مسواک دھری رہتی تھی اور ہر نماز سے قبل مسواک کرتے تھے۔
(ترمذی ابواب الطہارۃ باب ماجاء فی السواک حدیث نمبر 23)

حضرت مسیح موعود بھی مسواک بہت پسند کرتے تھے۔ تازہ کیکر کی مسواک کیا کرتے تھے۔ مسواک کے علاوہ بھی مختلف چیزوں سے دن میں کئی بار دانتوں کو صاف کرتے تھے۔
(سیرت المہدی جلد 3 ص 103 وفتاوی مسیح موعود ص 15)

صحت کا گر

جدید تحقیق یہ ثابت کر چکی ہے کہ بہت سی جسمانی بیماریوں کا تعلق منہ اور دانتوں سے ہوتا ہے اور ان کی صفائی اچھی صحت کا ایک عمدہ گر ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے 1400 سال قبل سکھا دیا تھا۔
چنانچہ ڈاکٹر جے پی بوبر لکھتے ہیں:
''ہم میں سے 90 فیصدی اشخاص کے نقصان رساں جراثیم کو پناہ دینے والے خراب دانت اور جبڑے ہوتے ہیں۔ اگر ہم اپنے منہ، دانتوں، مسوڑھوں اور گلے کو مناسب طور پر صاف رکھیں تو گنٹھیا کی بیماری 90 فیصد ختم ہو جائے اور اس کے ساتھ ہی گانٹھوں والے، بدنما اور چرچر کرنے والے جوڑوں کی تکلیف سے بنی نوع انسان آزاد ہو جاتے اور لنگڑے آدمی اور ہمیشہ کمر میں درد کی شکایت کرنے والے، لاٹھیوں کے سہارے چلنے والے اور پرانے گنٹھیا کے مریض نظر نہ آتے۔
گنٹھیا کا بخار ایک جرثومے کی مدد سے پیدا ہوتا ہے۔ اکثر صورتوں میں یہ کیڑا گندے دہن اور گلے میں سے ہو کر جسم کے خون کے ذریعے جوڑوں اور جسم کے دیگر حصوں میں داخل ہو جاتا ہے۔ یہ کیڑا جسم میں داخل ہونے کیلئے جس جگہ کا سب سے زیادہ منتظر رہتا ہے وہ منہ ہے''۔

جدید تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ دانتوں کو صحت مند رکھنے کے لئے بہترین ذریعہ مسواک ہے۔
''ایک امریکی پروفیسر کے مطابق دانتوں اور مسوڑھوں کی صفائی کے لئے مسواک ٹوتھ برش سے بہتر ہے کیونکہ اس کے ریشے ہر اس جگہ پہنچ جاتے ہیں جہاں ٹوتھ برش کے ریشے بھی نہیں پہنچ سکتے۔''
(بحوالہ اردو ڈائجسٹ جون 1987ء ص 186)

یہی وجہ ہے کہ مسواک کا استعمال بڑھ رہا ہے۔ اس کا ایک ثبوت یہ خبر ہے کہ:
''کینیا میں 70 فیصد بچے ٹوتھ پیسٹ کی بجائے مسواک استعمال کرتے ہیں۔ اور بھارت میں بھی وسیع پیمانے پر مسواک اور دنداسے کا استعمال ہوتا ہے۔''
(روزنامہ جنگ 13 جون 1990ء)

غسل

وضو کے بعد اگلا درجہ غسل کا ہے جو عام طور پر مستحب اور بعض حالتوں میں ضروری قرار دیا گیا۔ بعض حالات میں جب تک ایک شخص غسل نہیں کر لیتا وہ عبادت کے اہل نہیں سمجھا جاتا۔ اسی طرح ہر جمعہ کے دن غسل واجب ہے۔ نماز عید سے قبل بھی غسل کو ضروری قرار دیا گیا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں:
کہ رسول اللہ کے صحابہ اپنے کام خود کرتے تھے اور ان سے پسینے کی بو آتی۔ ان سے کہا گیا بہتر ہے کہ تم نہا کر آیا کرو۔
(بخاری کتاب البیوع باب کسب الرجل وعمله بیده حدیث نمبر 1929)

حضرت عثمانؓ کو غسل کا اتنا خیال تھا کہ اسلام لانے کے بعد روزانہ ایک بار غسل کر لیا کرتے تھے۔
(مسند احمد بن حنبل جلد 1 ص 67)

صحابہ کرامؓ اگرچہ سادہ زندگی بسر کرتے تھے اور مالی حالت بھی ناگفتہ بہ تھی مگر غسل اور طہارت کے لئے حضرت انسؓ کے ہاں ایک حمام موجود تھا۔
(بخاری کتاب الصوم باب اغتسال الصائم)

بالوں کی صفائی

بالوں کی صفائی کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ یہ تھا کہ باقاعدگی سے سر اور داڑھی کے بالوں میں تیل لگاتے تھے اور کنگھی کرتے تھے۔
(شمائل الترمذی باب ترجل رسول اللہ)

ایک بار آپ نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کے بال بکھرے ہوئے ہیں تو فرمایا کیا اس کے پاس بالوں کو سنوارنے کا کوئی سامان نہیں۔
(ابوداؤد کتاب اللباس باب غسل الثوب حدیث نمبر 3540)

کپڑوں کی صفائی

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:
''وثیابک فطہر'' (المدثر:5)

باقی صفحہ 7 پر

مرسلہ مکرم شفیق احمد صاحب

اقوام متحدہ مقاصد - ادارے - کامیابیاں اور ناکامیاں

کرہ ارض کو عالمی جنگوں اور تباہی سے بچانے اور بین الاقوامی تنازعات کو پرامن طور پر بات چیت کے ذریعے حل کرنے کے لئے 24 / اکتوبر 1945ء کو اقوام متحدہ کا قیام عمل میں آیا۔

انیسویں اور بیسویں صدی کی تباہ کاریوں اور خصوصاً دو عالمگیر جنگوں میں بہنے والی خون کی ندیوں کا نظارہ' لاکھوں خاندانوں کے تتر بتر ہونے اور بے شمار مالیت کی املاک راکھ کا ڈھیر بن جانے کے بعد انسانیت اس نتیجے پر پہنچی کہ خیر کو شر پر غالب کرنے کی غرض سے ایک عالمی ادارہ قائم کیا جائے' چنانچہ دوسری جنگ عظیم کے خاتمے کے بعد لیگ آف نیشنز کی لاش پر اقوام متحدہ کی بنیاد رکھی گئی۔

سان فرانسسکو کانفرنس میں 51 ممالک کے مندوبین نے شرکت کی۔ یہ کانفرنس 25 اپریل سے 26 جون 1945ء تک جاری رہی۔ اس میں اقوام متحدہ کا منشور اور بین الاقوامی عدالت انصاف کے قوانین مرتب کئے گئے' جنہیں اتفاق رائے سے منظور کر لیا گیا۔ مندوبین کی جانب سے اقوام متحدہ کے چارٹر کی توثیق کے بعد 24 اکتوبر 1945ء کو اقوام متحدہ کے قیام اور لیگ آف نیشنز کے خاتمے کا اعلان ان الفاظ میں کیا گیا:

The League is Dead, Long Live UNO!

19 ابواب اور 111 دفعات پر مشتمل (اور ان کی ذیلی دفعات) منشور تنظیم کے مختلف اداروں کے افعال' طریقہ کار اور مقاصد و فرائض پر مبنی تھا۔ مگر اس میں خاص طور پر جو امور زیر بحث رہے' وہ اقوام متحدہ کے رکن ممالک کے اس عزم مصمم کا اظہار کرتے ہیں کہ:-

☆ آنے والی نسلوں کو جنگ و جدل کی ان تباہ کاریوں اور ہولناکیوں سے نجات دلائی جائے جو دو مرتبہ نسل انسانی پر آفت ڈھا چکی ہیں اور ناقابل بیان مصائب و آلام نازل کر چکی ہیں۔

☆ مساوی حقوق اور حق خودارادی کے اصولوں کا احترام کرتے ہوئے قوموں کے مساویانہ حقوق پر ایقان کی توثیق۔

☆ رنگ و نسل' ذات پات اور مذہب' ثقافت اور قومیت کی بنیاد پر تمام تفرقات کا خاتمہ اور انسانیت کے احترام کی سربلندی۔

☆ غربت' جہالت اور بیماریوں کے عفریت کا قلع قمع اور ان سے نمٹنے کے لئے اقوام عالم کو آپس میں تعاون پر آمادہ کرنا۔

☆ کسی بھی ریاست کے اندرونی معاملات میں دوسرے ملک کی مداخلت کو روکنا اور جارح و غاصب کے خلاف حتی الامکان کارروائی کی سفارش کرنا۔

☆ اقوام متحدہ کے رکن ممالک کے مابین امداد باہمی اور تعاون کی فضا قائم کرنے کی غرض سے بین الاقوامی معاہدوں کی پاسداری کو ممکن بنانا۔

☆ انسانی عزو وقار سب کے لئے قابل تکریم ہوگی۔

☆ معاشی' سماجی و ثقافتی مسائل طے کرنے کے لئے بین الاقوامی تعاون حاصل کرنا۔

☆ تمام رکن ممالک اقوام متحدہ کے منشور کے تحت اختیار کردہ کارروائی میں اقوام متحدہ کو ہر قسم کی امداد دیں گے اور کسی ایسی مملکت کو امداد دینے سے باز رہیں گے' جس کے خلاف اقوام متحدہ انسدادی یا تادیبانہ کارروائی کر رہی ہو۔

☆ رکنیت کے دروازے ان تمام امن پسند ریاستوں کے لئے کھلے ہیں جو منشور کے مطابق فرائض و واجبات کو قبول کریں گی۔

یہ اقوام متحدہ کے منشور کے وہ اغراض و مقاصد تھے' جن کی توثیق ابتدا میں اکیاون ریاستوں نے کی۔ اراکین کی تعداد محدود ہونے کی وجہ غالباً یہ تھی کہ دوسری جنگ عظیم میں جن ملکوں نے محوری (نازی جرمنی' فاشی اٹلی اور نسل پرست جاپان) طاقتوں کا ساتھ دیا تھا' ان کی فوری شرکت خارج از امکان تھی۔ براعظم امریکا سے ریاست ہائے متحدہ امریکا کے علاوہ میکسیکو اور جنوبی امریکا کی چند ریاستیں' ڈومینکن ری پبلک وغیرہ شامل تھیں۔ جہاں تک افریقہ کا تعلق ہے تو اس وقت اس براعظم میں آزاد ریاستوں کی تعداد محض چار تھی (مصر' لائبیریا' ایتھوپیا اور جنوبی افریقہ کی نسل پرست حکومت) باقی علاقے فرانس' بیلجیئم اور برطانیہ کے غلام تھے۔ ایشیا میں ہندوستان اور فلپائن بالترتیب برطانیہ اور امریکا کے زیر نگیں تھے' جہاں اس وقت نیم خودمختار حکومتیں قائم تھیں۔ اس کے بعد جو ممالک غیر ملکی غلامی سے آزادی حاصل کرتے گئے' وہ اقوام متحدہ کے رکن بنتے گئے اور اس طرح اب رکن ممالک کی تعداد 191 تک پہنچ گئی۔ سوئٹزرلینڈ اور مشرقی تیمور رکنیت حاصل کرنے والی آخری دو ریاستیں تھیں' جنہوں نے ستمبر 2002ء میں رکنیت حاصل کی۔ چنانچہ مذکورہ امید پرور اور شاندار عزائم کے ساتھ اس تنظیم نے جس کام کا آغاز کیا تھا' وہ آج پوری دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔

منشور کی دفعہ 7 اقوام متحدہ کے اداروں کی بابت ہے' جس کے مطابق اقوام متحدہ کے چھ بنیادی ادارے ہیں۔

(1) جنرل اسمبلی (2) سلامتی کونسل (3) اقتصادی و سماجی کونسل (4) امانتی کونسل (5) بین الاقوامی عدالت انصاف (6) سیکرٹریٹ

جنرل اسمبلی

جنرل اسمبلی سب سے بڑا ادارہ ہے اور تمام رکن ممالک اس میں شریک ہوتے ہیں۔ ہر ریاست اپنی مرضی سے زیادہ سے زیادہ پانچ مندوبین نمائندگی کے لئے بھیج سکتی ہے۔ عام اجلاس ہر سال ستمبر کے تیسرے منگل کو اسمبلی کے صدر مقام واقع نیویارک میں ہوتا ہے۔ سلامتی کونسل اور ارکان کی اکثریت کی خواہش پر خصوصی اجلاس خصوصی جگہ بھی بلایا جاسکتا ہے۔ اسمبلی کے اجلاس میں فیصلے دوتہائی اکثریت سے ہوتے ہیں۔ جنرل اسمبلی کے فرائض میں عالمی امن اور سلامتی برقرار رکھنے کے اصولوں پر سفارشات پیش کرنا' تخفیف اسلحہ سے متعلق ضابطوں پر بحث و تمحیص' عالمی سیاسی تعاون' قانون بین الاقوام کی تدوین' انسانی حقوق' بنیادی آزادیوں کے حصول اور مختلف شعبہ ہائے زندگی میں عالمی تعاون بڑھانے کی تدابیر کرنا اور سفارشات پیش کرنا۔

ارکان کے درمیان حصہ رسدی کا تعین کرنا اور خصوصی اداروں کے بجٹوں کی جانچ پڑتال کرنا۔

سلامتی کونسل

سلامتی کونسل کے اراکین کی ابتدائی تعداد 11 تھی' جن میں پانچ مستقل اور چھ غیر مستقل تھے۔ 1965ء میں منشور میں ترمیم کے ذریعے غیر مستقل اراکین کی تعداد چھ سے دس کر دی گئی۔ چنانچہ اب ارکان کی تعداد 15 ہے' جن میں پانچ مستقل اور دس غیر مستقل ہیں۔ مستقل اراکین میں امریکا' برطانیہ' روس' فرانس اور عوامی جمہوریہ چین شامل ہیں' جنہیں حق استرداد (ویٹو پاور) حاصل ہے۔ دس غیر مستقل اراکین کا انتخاب دو سال کے لئے ہوتا ہے۔

اگر سلامتی کونسل کا کوئی رکن کسی نوعیت کے جھگڑے میں فریق ہو تو وہ سلامتی کونسل کی رائے شماری میں حصہ نہیں لے سکتا۔ طریقہ کار کے معاملات سے متعلق فیصلہ 15 اراکین میں سے کم از کم نو اراکین کے مثبت ووٹوں سے ہوتا ہے' جس میں پانچوں مستقل اراکین کی مثبت ووٹنگ لازمی شرط ہے۔ عملی طور پر اقوام متحدہ کی ساری کارروائی سلامتی کونسل کے گرد گھومتی ہے۔ جنرل اسمبلی کے ارکان مسائل کے حل کے لئے اپنی سفارشات (وہ بھی اکثریتی ووٹوں کے بل بوتے پر) سلامتی کونسل کو بھجوا سکتے ہیں۔ تاہم سلامتی کونسل میں یہ بڑی طاقتیں بلی اور چوہے کا کھیل کھیلتی ہیں' اور اکثر اپنے مخصوص مفادات کی بنیاد پر اپنی حمایت و مخالفت کا اظہار کرتی ہیں۔ اقوام متحدہ کی ایک رپورٹ کے مطابق 1945ء سے 1990ء تک 279 مرتبہ بڑی طاقتوں نے ویٹو کا استعمال کیا۔ دراصل اقوام متحدہ کے منشور میں اپنے لئے ان بڑی طاقتوں نے ویٹو کا اختیار بدنیتی کی بنیاد پر رکھوایا تھا۔

اقتصادی وسماجی کونسل

عالمی اقتصادی و سماجی نظام کو بہتر خطوط پر استوار کرنے اور معاشی و سماجی طور پر پس ماندہ ریاستوں کی مدد کے لئے قائم کیا جانے والا یہ ادارہ اقتصادی' تعلیمی' صنعتی اور دیگر متعلقہ امور کا جائزہ لے کر سفارشات مرتب کرتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ کونسل حفظان صحت' پناہ گزینوں' مہاجرین کے مسائل' بچوں و عورتوں کی بہبود اور انسانی حقوق و آزادی کی حفاظت و احترام سے متعلق امور سے بحث کرتی ہے اور اس کے کئی ماتحت ادارے ان پر عمل درآمد کرتے ہیں۔

یہ کونسل 54 اراکین پر مشتمل ہے۔ ان کی میعاد رکنیت تین سال ہوتی ہے اور انہیں جنرل اسمبلی منتخب کرتی ہے۔ ابتداءً اقتصادی و سماجی کونسل 18 اراکین پر مشتمل تھی۔ 1965ء میں منشور میں ایک ترمیم کے ذریعے اراکین کی تعداد 27 کردی گئی اور اس کے بعد 1973ء میں کی گئی ایک اور ترمیم کے ذریعے ارکان کی تعداد 54 کردی گئی۔

اقتصادی و سماجی کونسل میں ہر فیصلہ کثرت رائے سے کیا جاتا ہے اور ہر ممبر کا ایک ووٹ ہوتا ہے۔ کونسل اپنا کام بہت سے کمیشنوں' کمیٹیوں اور مخصوص ذیلی اداروں کے ذریعے سرانجام دیتی ہے۔ اقتصادی و سماجی کونسل کے تحت درج ذیل کمیشن ہیں۔

☆ شماریاتی کمیشن ☆ آبادی کمیشن ☆ کمیشن برائے خواتین ☆ کمیشن برائے سماجی ترقی ☆ اقتصادی کمیشن برائے افریقہ ☆ اقتصادی کمیشن برائے لاطینی امریکا ☆ اقتصادی کمیشن برائے یورپ ☆ اقتصادی کمیشن برائے مغربی ایشیا ☆ اقتصادی کمیشن برائے ایشیا و بحرالکاہل ☆ کمیشن برائے منشیات ☆ کمیشن برائے سرکاری مالیات

اقتصادی و سماجی کونسل کے تحت کمیشن کے علاوہ متعدد خصوصی کمیٹیاں بھی کام کرتی ہیں۔

(1) سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی کی کمیٹی (2) ترقیاتی منصوبہ بندی کی کمیٹی (3) قدرتی وسائل کی کمیٹی (4) جائزہ اور تشخیص کی کمیٹی (5) انسداد جرائم کی کمیٹی (6) پروگرام اور رابطہ کمیٹی (7) غیر سرکاری اداروں کی کمیٹی (8) بین المملکتی ایجنسیوں کے ساتھ مذاکرات کی کمیٹی۔

امانتی کونسل

اقوام متحدہ کے زیرانتظام امانتی علاقوں کا نظم ونسق و دیگر ذمہ داریاں امانتی کونسل کے سپرد ہیں۔ اس کونسل کے اراکین جنرل اسمبلی کے ذریعے تین سال کے لئے منتخب ہوتے ہیں۔ امانتی کونسل ان علاقوں کی تولیت کا کام سرانجام دیتی رہی ہے، جنہیں جنگ عظیم کے بعد ظفریاب اقوام نے نیم خودمختاری دی اور وہ امانتی کونسل کی تحویل میں چلے گئے، کیوں کہ امانتی علاقے مقتدرانہ حیثیت سے حکومت چلانے کی پوری صلاحیت نہیں رکھتے تھے۔ امانتی کونسل کے ارکان کی تین اقسام ہیں۔ اول، وہ جو تولیتی علاقوں کا نظام چلا رہے ہیں۔ دوم، سلامتی کونسل کے مستقل اراکین۔ سوم، جنرل اسمبلی سے تین سال کے لئے منتخب ہونے والے اراکین۔ تاہم اب امانتی علاقوں کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہونے کے باعث اس ادارے کی حیثیت ماند پڑتی جارہی ہے۔

اقوام متحدہ کا سیکریٹریٹ

ایک سیکرٹری جنرل اور ادارے کی ضرورت کے مطابق عملے پر مشتمل ہوتا ہے (جس کی موجودہ تعداد لگ بھگ پچیس ہزار ہے) سیکرٹری جنرل کا تقرر سلامتی کونسل کی سفارش پر جنرل اسمبلی کرتی ہے۔ سیکرٹری جنرل اقوام متحدہ کا انتظامی سربراہ ہوتا ہے۔ وہ کسی بھی ایسے معاملے کو سلامتی کونسل کے سامنے لاسکتا ہے، جس سے بین الاقوامی امن اور سلامتی کو خطرہ درپیش ہو۔

بین الاقوامی عدالت انصاف

عالمی تنازعات کے تصفیے اور بین الاقوامی برادری کو انصاف مہیا کرنے کے لئے جس طرح پہلی جنگ عظیم کے بعد لیگ آف نیشنز کے تحت مستقل عدالت برائے بین الاقوامی انصاف تشکیل دی گئی تھی، ان ہی خطوط پر دوسری جنگ عظیم کے بعد بین الاقوامی عدالت انصاف کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اس عدالت کا اپنا طویل دستور العمل اقوام متحدہ کا جزو لاینفک ہے۔ وہ ریاستیں جو اقوام متحدہ کی رکن نہیں، وہ بھی بین الاقوامی عدالت انصاف کی دستور کی توثیق کر کے اس کے تحت انصاف کے لئے رجوع کرسکتی ہیں۔ بین الاقوامی عدالت انصاف ان تنازعات کو زیر بحث لاتی ہے، جن کا تعلق بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزیوں سے ہو۔ بعض اوقات ممالک جب دوطرفہ یا کثیر طرفہ بین الاقوامی معاہدات پر دستخط کرتے ہیں تو ان میں عدالت کی پابندی تسلیم کرنے کی شرط ہوتی ہے کہ تنازعات کی صورت میں بین الاقوامی عدالت انصاف سے رجوع کیا جاسکتا ہے۔ بین الاقوامی عدالت انصاف کا صدر مقام ہالینڈ کے شہر ہیگ میں ہے۔ پندرہ ججوں پر مشتمل اس عدالت میں کسی ایک ملک سے دو جج نہیں لئے جاتے۔ ججوں کے عہدے کی میعاد نو سال ہوتی ہے۔ عدالت کے صدر اور نائب صدر کا انتخاب ان پندرہ ججوں میں سے تین سال کے لئے کیا جاتا ہے۔ فیصلہ کثرت رائے سے کیا جاتا ہے۔ بین الاقوامی عدالت انصاف صرف فیصلہ سنانے کا حق رکھتی ہے، لیکن فیصلوں پر عمل درآمد کرانے کے لئے عدالت کے پاس کوئی طاقت نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ خودسر ریاستیں بین الاقوامی عدالت انصاف کے فیصلوں کو نظرانداز کردیتی ہیں۔

ان کے علاوہ انسانیت کی فلاح و بہبود کے لئے اقوام متحدہ کے کئی ذیلی ادارے ہیں، جن کا دائرہ کار پوری دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔ ان مخصوص اداروں نے اپنے طور پر کئی کارہائے نمایاں بھی سرانجام دیے ہیں اور اقوام متحدہ کی سرپرستی میں ریاستوں کے درمیان باہمی تعاون کے فروغ میں قابل قدر کردار ادا کیا ہے۔ ان میں سے ہر ادارے کا اپنا سیکریٹریٹ ہے، اور اس کا اپنا دستورالعمل ہے۔ اس قسم کے چند اہم ادارے یہ ہیں:

(1) عالمی ادارۂ صحت (WHO) World Health Organization

(2) ادارۂ خوراک وزراعت (FAO) Food and Agricultural Organization

(3) اقوام متحدہ کا تعلیمی، سائنسی و ثقافتی ادارہ UNESCO

(4) بین الاقوامی ادارۂ مہاجرین (IRO) International Refugee Organization

(5) اقوام متحدہ کا بچوں کا فنڈ U.N International Children`s Fund

(6) بین الاقوامی ادارۂ صحت (ILO) International Laprour Organization

(7) بین الاقوامی مالیاتی ادارے (آئی ایم ایف۔ورلڈ بینک)

(8) جوہری طاقت کا بین الاقوامی ادارہ (IAEC)

(9) اقوام متحدہ کا ادارہ انسانی حقوق (UNHCHR) U.N High Commission for Human Rights

(1) عالمی ادارۂ صحت

یہ ادارہ قائم کرنے کے لئے اقتصادی وسماجی کونسل نے 22 جولائی 1946ء کو نیویارک میں ایک عالمی صحت کانفرنس طلب کی۔ 46 ممالک کے مندوبین نے اس میں شرکت کرکے عالمی ادارۂ صحت کا منشور ترتیب دیا۔ یہ ادارہ عوام الناس کی جسمانی و ذہنی استعداد کو بہتر سے بہتر بنانے کے لئے عالمی سطح پر منصوبہ بندی کرتا ہے اور دنیا بھر میں تین طرح کے فرائض سرانجام دے رہا ہے۔

☆ مختلف ممالک میں ہونے والی طبی تحقیقات کی نشرواشاعت ☆ ہر ریاست کو طبی تحقیق کے مناسب مواقع وذرائع کی فراہمی ☆ صحت عامہ، ہیلتھ پروگرام، خاندانی منصوبہ بندی، زچہ وبچہ کے لئے احتیاطی تدابیر اور مہلک بیماریوں سے بچاؤ کی ضمانت۔

اس ادارے نے مختلف بیماریوں کی وجوہات اور پھر ان کی تشخیص کا جائزہ لینے کے لئے بین الاقوامی تجربہ گاہوں کا ایک مربوط نظام قائم کررکھا ہے، تاکہ دنیا سے بیماریوں کا خاتمہ ہوسکے۔ خصوصاً ایڈز سے بچاؤ اور اس کے خاتمے کے لئے یہ ادارہ پورے انہماک سے مصروف عمل ہے۔

(2) ادارۂ خوراک وزراعت

اس کا وجود 16راکتوبر 1945ء کو عمل میں آیا۔ اس ادارے کے مقاصد میں خوراک و زراعت کی بہتری اور ترقی کے ذریعہ انسانی معیار زندگی کو بلند کرنا، زرعی اراضی، جنگلات اور مچھلیوں کی افزائش بڑھانا اور زرعی طریقہ کار میں اصلاحات کو ترویج دے کر جدت پیدا کرنا شامل ہیں۔ اس کا صدر مقام اٹلی کا شہر روم ہے۔

(3) یونیسکو (UNESCO)

اس نے 4 نومبر 1946ء کو باقاعدہ اپنے کام کا آغاز کیا۔ اس کا مقصد تعلیم، سائنس وثقافت کی ترویج اور اس کے ذریعے رکن ممالک میں اتحاد ویگانگت وامن وامان کی فضا قائم کرنا ہے، تاکہ حقوق انسانی، انصاف و قانون کو تحفظ مل سکے۔

(4) بین الاقوامی ادارۂ مہاجرین

دوسری عالمی جنگ کے اختتام پر دنیا بھر میں لاکھوں نفوس کو ہجرت کے کٹھن مرحلوں سے گزرنا پڑا، جس کے باعث ایک ایسے ادارے کی ضرورت محسوس کی جانے لگی جو ان لوگوں کے لئے بین الاقوامی تحفظ کا بندوبست کرے جو اپنے وطن کو سیاسی ہنگاموں کی وجہ سے چھوڑ چکے ہوں۔ چنانچہ اس ادارے کا اولین مقصد مہاجرین کی ہر ممکن امداد اور ان کی آبادکاری کا ہر ممکن اہتمام ٹھہرا۔

(5) اقوام متحدہ کا بچوں کا فنڈ

یونیسیف نے 11 ستمبر 1946ء کو اقوام متحدہ کے مخصوص ادارے کی حیثیت سے جنم لیا، جس کا مقصد خصوصاً ترقی پذیر و پسماندہ ممالک کے بچوں کی حالت زار کو بہتر بنانا ہے۔ یہ ادارہ صحت، غذا، معاشرتی فلاح و بہبود، تعلیم اور پیشہ ورانہ تربیت کے سلسلے میں بھی امداد فراہم کرتا ہے۔ اقوام متحدہ کے صدر مقام اور دنیا کے 30 سے زائد ممالک میں اس ادارے کے دفاتر موجود ہیں۔

(6) بین الاقوامی ادارۂ محنت

یہ ادارہ لیگ آف نیشنز کی باقیات میں سے ایک ہے، جسے اقوام متحدہ کے مخصوص ادارے کی حیثیت سے 1946ء میں تسلیم کیا گیا۔ اس کا صدر مقام جنیوا ہے۔ اس ادارے کا مقصد بین الاقوامی سطح پر مزدوروں کی حالت کو بہتر بنانا، ان کی فلاح و بہبود کے لئے معقول اجرتوں کی سفارشات اور قوانین مرتب کرنا ہے۔

(7) بین الاقوامی مالیاتی فنڈ اور ورلڈ بینک

ان کے قیام کی ابتداء 1944ء کے موسم گرم کی ایک کانفرنس میں ہوئی، جو امریکا کی ریاست نیوہمپشائر میں بریٹن وڈ کے مقام پر منعقد ہوئی اور جسے 27 دسمبر 1945ء کو اقوام متحدہ سے منسوب کردیا گیا۔ بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (IMF) اور ورلڈ بینک (WB) کا مقصد عالمی تعاون اور بین الاقوامی تجارت کو فروغ دینا ہے۔ یہ ادارے رکن ممالک کے درمیان زرمبادلہ کے انتظامات میں باقاعدگی پیدا کرتے ہیں اور افراط زر کو کنٹرول کرنے اور اخراجات و محصولات کی بابت سفارشات مرتب کرتے ہیں۔ ساتھ ساتھ وہ سودمند مقاصد کے لئے سرمایہ لگانے کی سہولتیں مہیا کرکے رکن ملکوں کی تعمیروترقی میں مدد کرتے ہیں۔ دنیا سے غربت و مفلسی کا خاتمہ کرنا اور پسماندہ ملکوں کو ترقی دینے اور ان کے ترقیاتی منصوبوں کی آب یاری کے لئے امداد فراہم کرنا ان اداروں کا کاراولین ہے۔

(8) جوہری طاقت کا بین الاقوامی ادارہ (IAEC)

اس کے لئے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے دسمبر 1954ء میں ایک قرارداد منظور کی۔ اس ادارے کے قیام کی ضرورت خصوصاً سرد جنگ کی ابتداء اور امریکا و سوویت یونین کے ایٹمی طاقت بن جانے کے بعد شدت سے محسوس کی جانے لگی۔ چنانچہ 20 ستمبر 1956ء کو 18 ممالک کے نمائندوں نے جوہری توانائی کے ادارے کے منشور کے متعلق مزید غوروخوض شروع کیا۔ 23 اکتوبر 1956ء کو اس کے منشور کی منظوری عمل میں آئی اور 29 جولائی 1957ء کو جوہری طاقت کے اس بین الاقوامی ادارے نے باقاعدہ اپنے کام کا آغاز کردیا۔

اس ادارے کا مقصد دنیا بھر میں امن و سلامتی، صحت وخوش حالی اور معاشی استحکام کی خاطر جوہری طاقت کے استعمال کو فروغ دینا ہے اس کے علاوہ جوہری ہتھیاروں کی تخفیف اور ترقیاتی کاموں میں جوہری توانائی کو روبہ عمل لانے کی سفارشات تیار کرنا بھی اس کے مقاصد میں شامل ہے۔

(9) کمیشن برائے انسانی حقوق

اس کی بنیاد جنرل اسمبلی نے 10 دسمبر 1945ء کو انسانی حقوق کے 30 دفعات پر مبنی منشور کے تحت رکھی جس کے مطابق تاریخ میں پہلی مرتبہ انسانی حقوق کی وضاحت اور حصول کی ذمے داری ایک بین الاقوامی تنظیم نے سنبھالی۔

اقوام متحدہ کے دن

(1) ورلڈ اسکاؤٹنگ ڈے 22 فروری
(2) عالمی یوم خواتین 8 مارچ
(3) عالمی یوم آب 22 مارچ
(4) عالمی تپ دق کا دن 24 مارچ
(5) عالمی یوم صحت 7 اپریل
(6) ورلڈ ارتھ ڈے (یوم ارض) 22 اپریل
(7) محنت کشوں کا عالمی دن یکم مئی
(8) عالمی یوم ماحول 5 جون
(9) انسداد منشیات کا عالمی دن 26 جون
(10) بین الاقوامی امداد باہمی کا دن یکم جولائی
(11) عالمی یوم آبادی 11 جولائی
(12) عالمی یوم خواندگی 8 ستمبر
(13) عالمی یوم سیاحت 27 ستمبر
(14) عالمی یوم سکونت (HABITAT) اکتوبر کا پہلا پیر
(15) استادوں کا عالمی دن 5 اکتوبر
(16) ذہنی صحت کی آگاہی کا دن 10 اکتوبر
(17) عالمی یوم معیار 14 اکتوبر
(18) سفید چھڑی کا عالمی دن 15 اکتوبر
(19) غربت مٹاؤ کا بین الاقوامی دن 17 اکتوبر
(20) اقوام متحدہ کا دن 24 اکتوبر
(21) ذیابیطس کا عالمی دن 13 نومبر
(22) عالمی یوم اطفال 20 نومبر
(23) ایڈز کا عالمی دن یکم دسمبر
(24) رضا کاروں کا عالمی دن 5 دسمبر
(25) انسانی حقوق کا عالمی دن 10 دسمبر

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل

1945-1952 ناروے۔ ٹرائیگو ویلی
1953-1961 سویڈن۔ ڈاگ ہیمر شولڈ
1961-1971 میانمار (برما) اوتھانٹ
1972-1981 آسٹریا۔ کرٹ والڈہائیم
1982-1991 پیرو۔ جیویئر پریز ڈی کویلار
1992-1996 مصر۔ بطرس غالی
1997۔ تا حال۔ گھانا۔ کوفی عنان

اقوام متحدہ کے غیر رکن ممالک

1- بوتھوتسوانا Bophuthatswana
2- تائیوان
3- ترک جمہوریہ شمالی قبرص
4- ٹرانسکی
5- وینڈا
6- ویٹی کن

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات امیر / صدر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

۞ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 4 جولائی 2003ء بروز جمعۃ المبارک مکرم محمد افضل بھٹی صاحب مربی سلسلہ تنزانیہ کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے نومولود کا نام محمد احتشام تجویز ہوا ہے بچہ مکرم چوہدری بشیر احمد بھٹی صاحب آف بھوڑو چک نمبر 18 ضلع شیخوپورہ کا پوتا اور چوہدری محمد سلیم ملہی صاحب (ریٹائرڈ نیشنل بینک ربوہ) حال گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ کا نواسہ ہے بچہ کی درازی عمر اور نیک وصالح بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

۞ مکرمہ وسیم بشریٰ صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری عبدالرحمن سیفی صاحب ناظم انصاراللہ ضلع فیصل آباد کے پتہ نکالنے کا آپریشن جمعہ 22۔ اگست 2003ء کو ہو گیا ہے۔ کمزوری بہت زیادہ ہے نیز محترم سیفی صاحب بھی معدہ میں تکلیف کی وجہ سے علیل ہیں اور کمزور ہو گئے ہیں۔ دونوں کی شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

۞ مکرم بشارت احمد صاحب کارکن دفتر الفضل کی والدہ بعارضہ بخار اور معدہ کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ صحت کاملہ وعاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

۞ مکرم مجید احمد خان صاحب نائب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ لکھتے ہیں کہ خاکسار کے بڑے بھائی انجینئر سعید احمد خان صاحب ابن مکرم امجد خان صاحب ساکن لاہور مورخہ 18۔ اگست 2003ء کو فیصل آباد میں اچانک بوجہ ہارٹ اٹیک 58 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ مرحوم سرکاری فرائض کی ادائیگی کے سلسلہ میں فیصل آباد آئے ہوئے تھے۔ اگلے روز احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں مکرم رفیق نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی۔ قبرستان عام میں تدفین ہونے کے بعد مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب نائب ناظر ضیافت نے دعا کروائی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ 5 بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑا ہے۔ مرحوم کی بلندی درجات، مغفرت اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

۞ مکرم بشیر احمد بھٹی صاحب مقام بھوڑو چک 18 ضلع شیخوپورہ کی والدہ مکرمہ حسین بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم محمد مختار بھٹی مرحوم بعمر 75 سال مورخہ 22۔ اگست 2003ء کو وفات پا گئیں۔ موصیہ ہونے کی وجہ سے مرحومہ کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ 23۔ اگست بعد نماز ظہر بیت المبارک میں نماز جنازہ محترم حافظ مظفر احمد صاحب ناظر دعوت الی اللہ نے پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں قبر تیار ہونے پر سید طاہر محمود صاحب ماجد مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ کے بلندی درجات اور لواحقین کیلئے صبر جمیل کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان داخلہ

۞ یونیورسٹی آف سندھ جامشورو نے Criminology میں ایم ایس سی اور مختلف مضامین میں M.Phil میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ ایم ایس سی کیلئے داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 10 ستمبر ہے جبکہ M.Phil کیلئے درخواستیں 5 ستمبر تک جمع کروائی جا سکتی ہیں۔ مزید معلومات کیلئے ڈان 24۔ اگست

۞ پاکستان ایئر فورس میں بطور فائٹر پائلٹ اور بطور ایرونائیکل انجینئر شمولیت کیلئے رجسٹریشن قریبی PAF انفارمیشن اینڈ سلیکشن میں 25۔ اگست تا 3 ستمبر کروائی جا سکتی ہے۔ مزید معلومات کیلئے ڈان 24 ستمبر۔

بقیہ صفحہ 1

توفیق عطا کر رکھی ہے کہ وہ اس مبارک فرمان کیلئے ہر دور میں کوشاں رہتی ہے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اپنے عہد خلافت میں امداد طلباء کی تحریک فرمائی اور اس کے لئے ایک شعبہ مقرر فرمایا جو آجکل صدر انجمن احمدیہ کے تحت طلباء کی اعانت کی توفیق پا رہا ہے۔ اس شعبہ کی طرف سے ہر سال سینکڑوں احمدی طلباء کو وظائف دے کر ان کی تعلیم حاصل کرنے کی لگن میں ان کی مدد کی جاتی ہے۔

یہ شعبہ خالصۃً افراد جماعت کی طرف سے عطیات کے ذریعہ کام کرتا ہے۔ اس لئے جماعت کے مخیر احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اس کار خیر میں حصہ لیں تا کہ اس اعانت کے ذریعہ سے زیادہ سے زیادہ طلباء کی علمی پیاس بجھانے کے سامان کئے جا سکیں۔

اس کار خیر میں حصہ لینے والے احباب جہاں جماعت کے علمی معیار اور صاحب علم جماعت ہونے کے تشخص کو بحال کرنے والے ہونگے وہاں اس کے ذریعہ سے ایک قومی خدمت میں بھی حصہ لینے والے ہونگے۔ براہ کرم اس قومی خدمت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور زیادہ سے زیادہ عطیات [illegible]

یہ عطیات براہ راست نگران امداد طلباء یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں بمد امداد طلباء بھجوا سکتے ہیں۔

(نظارت تعلیم ربوہ)

سانحہ ارتحال

۞ مکرمہ نعیمہ یوسف صاحبہ زوجہ چوہدری محمد یوسف ناصر صاحب مرحوم محلہ دارالبرکات لکھتی ہیں کہ میرے بھائی مکرم رائے فیض احمد خاں صاحب ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور ابن چوہدری ہدایت علی خاں صاحب حال علامہ اقبال ٹاؤن لاہور جلسہ سالانہ انگلستان گئے تھے جلسہ کے بعد ان کو گردوں کی تکلیف کی وجہ سے ہسپتال داخل کروایا گیا۔ لیکن مورخہ 16۔ اگست 2003ء بروز ہفتہ بوجہ ہارٹ اٹیک وفات پا گئے۔ ان کی میت مورخہ 20۔ اگست بروز بدھ ربوہ لائی گئی ان کا جنازہ بیت المبارک میں مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے پڑھایا قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم رفیق نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے دعا کروائی۔ مرحوم کے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ تین بیٹے اور چار بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کو غریق رحمت کرے۔ آمین

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

☆ ادارہ الفضل مکرم محمد شریف صاحب (ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر) صاحب کو جماعتی دورہ پر بطور نمائندہ الفضل مندرجہ ذیل مقاصد کے لئے ضلع فیصل آباد کے لئے بھجوا رہا ہے۔

☆ توسیع اشاعت الفضل کے سلسلہ میں نئے خریدار بنانا۔

☆ الفضل میں اشتہارات کی ترغیب اور وصولی۔

☆ الفضل کے خریداروں سے چندہ الفضل اور بقایا جات کی وصولی

امراء۔ صدران۔ مربیان و معلمین سلسلہ و جملہ احباب کرام سے تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

بقیہ صفحہ 4-

کہ اپنے کپڑوں کو پاک وصاف رکھو۔ اس لئے کپڑوں کی صفائی بھی ضروری ہے۔ ایک شخص کو حضور ؐ نے میلے کپڑے پہنے ہوئے دیکھا تو فرمایا کیا اس کو پانی نہیں ملتا تھا جس سے وہ اپنے کپڑے دھولیتا۔

(ابو داؤد کتاب اللباس باب غسل الثوب حدیث نمبر 3540)

ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے فرمایا اصلحوا لباسکم یعنی اپنے لباسوں کو صاف ستھرا اور درست رکھو۔

(ابوداؤد کتاب اللباس باب فی اسبال الازار حدیث نمبر 3566)

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

جمعرات	28۔اگست	زوال آفتاب	12-10
جمعرات	28۔اگست	غروب آفتاب	6-40
جمعہ	29۔اگست	طلوع فجر	4-14
جمعہ	29۔اگست	طلوع آفتاب	5-40

ایل ایف او نہ رہا تو اسمبلیاں بھی ختم ہو جائیں گی صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ ایل ایف او آئین کا حصہ نہ رہا تو اسمبلیاں ختم ہو جائیں گی، انتخابات غیر قانونی ہو جائیں گے اور موجودہ اسمبلیاں توڑ کر نئے الیکشن کرانا پڑیں گے۔

میری اکنامکس فیل ہوگئی سٹیٹ بینک آف پاکستان کے گورنر ڈاکٹر عشرت حسین نے کہا ہے کہ ملک میں سرمایہ کاری کیلئے سازگار ماحول اور پالیسیوں کے باوجود سرمایہ کاری نظر نہیں آ رہی روزگار کے مواقع فراہم نہیں ہو رہے، میری اکنامکس فیل ہوگئی۔

کالا باغ ڈیم کے خلاف اپوزیشن کا احتجاج سندھ اسمبلی کے حالیہ اجلاس میں بھی ہنگامہ آرائی ہوئی ہے اپوزیشن نے کالا باغ ڈیم اور تھل کینال کی تعمیر کے خلاف بازوؤں پر سیاہ پٹیاں باندھ کر احتجاج کیا۔

پاکستان کی طرف سے مذمت دکھاوا ہے بھارت نے ممبئی بم دھماکوں پر پاکستان کی طرف سے مذمت مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگر پاکستان مخلص ہے تو وہ بم دھماکوں میں ملوث لشکر طیبہ کے مطلوبہ 19 مجرم ہمارے حوالے کرے۔

مذاکرات کی ضرورت نہیں رہی اپوزیشن نے سپیکر کے رویہ کے خلاف واک آؤٹ کے بعد پارلیمنٹ کیفے ٹیریا میں مشترکہ پریس کانفرنس میں کہا کہ مذاکرات کی کوئی ضرورت نہیں رہی، حکومت آئینی پیکج پارلیمنٹ میں لائے۔

19 افراد کی حوالگی کا بھارتی مطالبہ مسترد پاکستان نے ممبئی دھماکوں کے پس منظر میں مبینہ 19 مجرموں کو بھارت کے حوالے کرنے کے بھارتی مطالبے کو مسترد کر دیا ہے اور کہا ہے کہ یہ لوگ پاکستان کے علاقے میں موجود نہیں ہیں۔ پاکستان نے کسی بھارتی شہری کو پناہ نہیں دے رکھی۔

القاعدہ اب بھی پاکستان میں موجود ہے پاکستان میں متعین امریکی سفیر نینسی پاول نے کہا ہے کہ القاعدہ کے دہشت گرد اب بھی پاکستان میں موجود ہیں۔ ان کے خلاف کارروائیوں میں پاکستان ہماری بھرپور مدد کر رہا ہے۔

کانپور بم دھماکہ 7 ہلاک بھارت کے شہر ممبئی کے بعد کانپور میں بھی زوردار بم دھماکہ ہوا جس سے کم از کم 7 افراد ہلاک اور دس زخمی ہو گئے ہیں۔ بھارت نے بم دھماکوں میں لشکر طیبہ کو ملوث قرار دیا ہے۔

عراق کے آئین کی تیاری عراق کے نئے آئین کے لئے ایک کمیٹی آئین سازی کا کام کر رہی ہے۔ کمیٹی نے کہا ہے کہ سیاسی وقانونی ماہرین اور مذہبی جماعتوں کے صلاح ومشورے سے آئین کا مسودہ 45 دنوں میں تیار کر لیں گے۔

عراق میں تین امریکی فوجی ہلاک بغداد کے نواح میں امریکی قافلے پر گولیاں برسائی گئیں نیز مختلف جھڑپوں میں 3 امریکی فوجی ہلاک ہو گئے۔ صدر بش نے کہا ہے کہ ہلاکتوں کے باوجود جنگ جاری رہے گی۔

سمپراس نے ٹینس کو الوداع کہہ دیا 32 سالہ ٹینس لیجنڈ پیٹ سمپراس نے ٹینس کو الوداع کہہ دیا ہے۔ انہوں نے اپنے کیریئر میں 14 گرینڈ سلام ٹائٹل جیتے اور صرف 19 سال کی عمر میں گرینڈ سلام کا اعزاز بھی حاصل کیا تھا۔

[redacted] چاندی میں الیس اللہ کی نئی انگوٹھیوں کی قیمتوں میں حیرت انگیز کمی۔ فرحت علی جیولرز اینڈ

یادگار روڈ ربوہ	زری ہاؤس	فون 213158

مین بازار میں چلتا ہوا کاروبار
Don Valley انٹرنیٹ کیفے
برائے فروخت
رابطہ:۔ Office 214859 Home- 213821
ایڈریس باجوہ مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک بالائی منزل ربوہ
Email:don_valley_internet@hotmail.com

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29